تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University

Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	241 Code
Course Name:	المختصر للقدوری
Class:	Matric
Total Credit Hours	6
Total Assignments	4

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ:ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our
WhatsApp Channel
JOIN NOW

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 4

سوال نمبر 1: غصب کا مفہوم واضح کرتے ہوئے اس کے احکام مفصل لکھیں۔

غصب کا مفہوم:

لغوی: کسی چیز کو زبردستی اور ناحق لے لینا۔

اصطلاحی: کسی دوسرے کی ملکیت کی چیز کو بلا اجازت اور ناحق قبضہ میں لے لینا۔

امام قدوری فرماتے ہیں: "الغصب ھو الاستیلاء علی مال الغیر ظلماً"۔

غصب کی حرمت:

قرآن میں ہے: "ولا تاکلوا أموالکم بینکم بالباطل" (البقرہ 188)۔ حدیث میں: "من غصب شبراً من الأرض طوقہ اللہ من سبع أرضین"۔

احکام غصب (مختصر القدوری کے مطابق):

1. **ضمانت** – غاصب چیز کے ضمان کا ذمہ دار ہے، خواہ وہ اس کے پاس خراب ہو یا تلف ہو جائے۔
2. **اصل چیز لوٹانا** – اگر چیز موجود ہے تو وہ عین مالک کو لوٹائے۔
3. **نفع کا ضمان** – غاصب نے اگر اس چیز سے نفع کمایا تو وہ نفع بھی مالک کو دینا ہوگا۔
4. **مثل یا قیمت** – اگر چیز مثل والی ہو (مثلاً غلہ، تیل) تو مثل ادا کرے، اگر قیمتی چیز ہو (جانور، کپڑا) تو اس کی قیمت دے۔
5. **غصب کی گئی زمین میں تعمیر** – اگر غاصب نے زمین پر عمارت بنائی تو عمارت کی قیمت لے کر زمین مالک کو لوٹائے (بعض صورتوں میں مہیا کرنا)۔
6. **غصب میں حیلہ** – کوئی حیلہ کر کے غصب کرنا حرام ہے۔
7. **غاصب کی اولاد کا حکم** – اگر غاصب مر گیا اور اس کے پاس غصب شدہ چیز ہے تو اس کے ورثے پر لوٹانا واجب ہے۔

غصب کے اسباب سے بچنا:

اگر کسی کے پاس کسی کی چیز رکھی ہو تو اسے فوری واپس کرنا ضروری۔ توبہ کرے اور معافی مانگے۔

سوال نمبر 2: لقطہ اور لقیط میں کیا فرق ہے؟ نیز ان دونوں کے احکام پر جامع مضمون تحریر کریں۔

لقطہ اور لقیط کے درمیان فرق:

لقطہ	لقیط
گرا ہوا مال (چیز) جو راستے میں ملے	گرا ہوا بچہ (جس کے والدین نامعلوم ہوں)

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

اس کا تعلق اموال سے ہے	اس کا تعلق انسانی جان سے ہے
اسے اٹھانا جائز ہے لیکن احتیاط لازم	اسے اٹھانا اور پرورش کرنا واجب کفایہ ہے
لقطہ ضائع ہونے کے ڈر سے اٹھایا جائے	لقیط کو اٹھانا ضروری ہے ورنہ گناہ

لقطہ کے احکام (فقہ حنفی):

1. اگر چیز معمولی (ایک درہم سے کم) ہو تو بغیر اعلان کے رکھ سکتا ہے، صدقہ کر دے۔
2. اگر چیز قیمتی ہو تو اسے اٹھائے پھر ایک سال تک اعلان کرے (مسجدوں، بازاروں میں)۔
3. اگر مالک مل جائے تو واپس کرے، نہ ملے تو اسے اپنے پاس رکھے یا صدقہ کرے (اور نیت کرے کہ اگر مالک مل گیا تو اسے قیمت دے گا)۔
4. لقطہ اٹھانے والا اسے ضائع ہونے سے بچانے کا ذمہ دار ہے، اگر اس میں خیانت کرے تو ضامن ہے۔
5. لقطہ کا حکم مکہ میں مختلف ہے: حرم میں لقطہ نہیں اٹھایا جا سکتا سوائے اس کے کہ اعلان کرتا رہے۔

لقیط کے احکام:

- لقیط کو اٹھانا واجب ہے (فرض کفایہ)۔
- اسے اپنے خرچ پر پالے، اور مسلمان کے طور پر پرورش کرے (اسلامی تعلیم دے)۔
- اس کے نسب کی تحقیق کرے، اگر کچھ پتہ چلے تو واپس کرے۔
- لقیط کا مال (اگر اس کے پاس کچھ ہو) اس کی طرف سے محفوظ رکھے۔
- لقیط کی طرف سے اس کا ولی بیت المال یا وہ شخص ہو گا جس نے اسے اٹھایا۔
- جب بالغ ہو جائے تو اسے اپنے نسب کے بارے میں بتایا جائے، اگر معلوم نہ ہو تو وہ "مولیٰ" کہلائے گا۔

سوال نمبر 3: مختصر القدوری کی روشنی میں "کتاب العاریۃ" کا ترجمہ اور مختصر تشریح تحریر کریں۔

کتاب العاریہ (عاریت) – قرض کے طور پر کوئی چیز بلا عوض استعمال کرنے کے لیے دینا۔

امام قدوری کا متن:

"العاریۃ: تملیک المنفعۃ بلا عوض، وھی جائزۃ، والمستعیر ضامن إن تعدی أو فرط، وإن تلفت بلا تعدٍ ولا تفریط فلا ضمان"۔

ترجمہ:

عاریت وہ ہے کہ بلا عوض کسی چیز کے نفع کا مالک بنایا جائے، یہ جائز ہے۔ مستعیر (لینے والا) ضامن ہے اگر اس نے زیادتی یا کوتاہی کی، لیکن اگر بغیر زیادتی و کوتاہی کے چیز تلف ہو گئی تو کوئی ضمان نہیں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

تشریح:

عاریت کے ارکان:

1. معیر (دینے والا)
2. مستعیر (لینے والا)
3. عاریہ چیز
4. صیغہ (ایجاب و قبول)

احکام (فقہ حنفی کے مطابق):

1. عاریت میں چیز کا نفع (استعمال) منتقل ہوتا ہے، خود چیز کی ملکیت نہیں۔
2. معیر کے لیے جائز ہے کہ کسی بھی وقت واپس لے لے۔
3. مستعیر شرط کے مطابق استعمال کرے، اور اس کی حفاظت کرے۔
4. اگر مستعیر نے چیز کو غیر شرعی یا غلط استعمال کیا (مثلاً جانور پر بوجھ ڈالا حد سے زیادہ) تو وہ ضامن ہوگا۔
5. اگر چیز بغیر تعدی کے تلف ہو گئی (آگ، چوری، بغیر کوتاہی کے) تو ضمان نہیں۔
6. اگر معیر نے طلب کرنے کے باوجود واپس نہ دی اور چیز تلف ہو گئی تو مستعیر ضامن۔
7. عاریت میں فائدہ اٹھانا جائز ہے، لیکن اجرت لینا جائز نہیں (ورنہ اجارہ ہو جائے گا)۔
8. استعمال کے دوران اگر چیز خراب ہو گئی بغیر تفریط کے تو معیر اسے برداشت کرے گا۔

مثالیں:

- پڑوسی سے کتاب مانگی، پڑھتے ہوئے پانی گر گیا تو کتاب خراب ہو گئی — اگر احتیاط نہ کی تو ضامن۔
- گھوڑا مانگ کر سواری کی، راستے میں بغیر کسی قصور کے مر گیا — ضامن نہیں۔

سوال نمبر 4: "احیاء الموات" سے کیا مراد ہے؟ اس کے احکام مفصل لکھیں۔

احیاء الموات کا مفہوم:

لغوی: مُردہ زمین کو زندہ کرنا۔

اصطلاحی: بنجر اور بے کار زمین کو آباد کرنا، جیسے کھیتی، نہر، تعمیر، درخت لگانا۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

مختصر القدوری میں ہے:

"من أحيٰ أرضاًميتةً فهي له" (جس نے بنجر زمین کو آباد کیا وہ اس کا مالک ہے)۔

احیاء الموات کے احکام:

1. **حکم:** جائز اور مستحب ہے، جبکہ مسلمانوں کی عام ضرورت کا باعث ہو۔
2. **شرائط:**
   - زمین کسی کی ملک نہ ہو (نہ وقف، نہ موقوفہ)۔
   - زمین کے آباد کرنے سے دوسروں کو کوئی نقصان نہ پہنچے (جیسے راستہ، پانی کا حق)۔
   - امام یا حکومت کی اجازت ضروری نہیں، بشرطیکہ کسی کے حقوق نہ چھینے جائیں۔
   - حدود متعین کرے، مثلاً پتھر لگائے، باڑ لگائے، نہر کھودے۔
3. **کیفیت احیاء:**
   - زمین میں کنواں کھودنا، درخت لگانا، کھیتی کرنا، مکان بنانا۔
   - اگر کوئی شخص کھیت کو باڑ لگادے تو وہ احیاء ہے۔
4. **احیاء کے بعد ملکیت:**
   - جس نے احیاء کیا وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے۔
   - اگر زمین کسی اور نے پہلے کچھ نہ کیا ہو تو یہ حق صرف احیاء کرنے والے کو حاصل ہے۔
5. **حدود:**
   - زمین کے ارد گرد اس قدر جگہ جس کی اسے ضرورت ہو، بطور احیاء کے۔
   - اسے اتنا حصہ ملے گا جتنا وہ آباد کر سکے۔
6. **ممنوعات:**
   - کسی دوسرے کی پہلے سے آباد زمین کو احیاء کرنا غصب ہے۔
   - راستوں، دریا کے کنارے، چراگاہوں، مساجد کی زمین کو احیاء کرنا جائز نہیں۔
7. **احیاء کے بعد اسے چھوڑنا:**
   - اگر کوئی زمین آباد کر کے چھوڑ دے تو دوسرا آ کر آباد کر سکتا ہے، پہلے کا حق ختم ہو جاتا ہے (بعض فتاویٰ کے مطابق تین سال تک نہ کاشت کرے تو ساقط)۔

سوال نمبر 5: مزارعت اور مساقات میں کیا فرق ہے؟ مساقات کے احکام مفصل لکھیں۔

مزارعت اور مساقات میں فرق:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

مزارعت	مساقات
زمین کا مالک بیج اور زمین دیتا ہے اور کسان محنت کرتا ہے	درختوں کا مالک درخت دیتا ہے، اور دوسرا پانی دینے اور دیکھ بھال کا کام کرتا ہے
پیداوار میں سے طے شدہ حصہ دونوں کو	پھلوں میں سے طے شدہ حصہ
اس میں زمین اور بیج مالک کی طرف سے	درختوں کی اصل مالک کی ہوتی ہے
یہ جائز ہے بعض شرائط کے ساتھ	یہ جائز ہے، اور اسے "معاملہ" کہتے ہیں
احناف کے نزدیک مزارعت مکروہ ہے (اگر شرائط نہ ہوں)	مساقات جائز ہے، حدیث سے ثابت

مساقات کی تعریف:

مالک درختوں کے پانی دینے، کانٹ چھانٹ، حفاظت، اور دیگر خدمات کے بدلے پھلوں میں سے ایک مقررہ حصہ دینے پر معاملہ کرنا۔

مساقات کے احکام (مختصر القدوری کے مطابق):

1. مساقات صرف ان درختوں میں جائز ہے جن کے پھل ظاہر ہوتے ہیں (کھجور، انگور، سیب، آم وغیرہ)۔
2. مدت معین ہونا ضروری ہے (ایک سال یا ایک موسم)۔
3. پھلوں میں سے حصہ فیصد کے طور پر معلوم ہو (مثلاً آدھا، تہائی)۔
4. مساقات کا عقد فاسد نہیں ہے، بلکہ جائز ہے۔
5. اگر مساقات کے دوران درختوں کو بیماری یا آفت لگ گئی تو نقصان مالک کو ہوگا، عامل کا حصہ اسی بقدر جو پھل بچے۔
6. عامل کے علاوہ کسی اور کو اجرت نہیں دی جائے گی۔
7. اگر عامل نے کام چھوڑ دیا تو مالک دوسرا لا سکتا ہے۔
8. مساقات کا عقد ختم ہونے پر عامل اپنا حصہ لے گا۔

مزارعت کے احکام (برائے فرق):

حنفیہ کے نزدیک مزارعت اس طرح جائز ہے کہ زمین کا مالک بیج بھی خود دے، اور کسان کو زمین اور کام کے بدلے پیداوار کا معین فیصد ملے۔ لیکن اگر بیج کسان کی طرف سے ہو تو یہ بٹائی کہلاتی ہے، جو مکروہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مزارعت کے بجائے زمین اجرت پر دے دے۔

نوٹ: مساقات اور مزارعت اسلام میں جائز ہیں، لیکن شرائط کی پابندی ضروری ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔